قادیانیوں کا تحریف شدہ ترجمۂ قرآن

فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ سے ایک یادگار گفتگو

مولانا سہیل باوا

سوال: بھٹو کے بارے میں آپ نے کہا وہ ایسا تھا ویسا تھا بعد میں وہی شخص تھا جس نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا اور بھٹو نے اپنی خودنوشت کتاب ''اگر مجھے قتل کر دیا گیا'' میں لکھا ہے کہ قادیانی زیڈاے فاروقی قادیانی نے مجھے گرفتار کروایا۔ اب آپ کے اس کے بارے میں کیا خیالات ہیں؟

جواب اس کے بارے میں میں اب زبان بند کر چکا ہوں میں کہتا ہوں جیسا کیسا بھی تھا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ کام جو اُس سے کروایا ہے اس بارے میں اس پر پریشر بہت زیادہ تھا یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ حضرت بنوری رحمہ اللہ نے شاہ فیصل سے ملاقات کر کے شاہ فیصل سے کہلوایا تھا کہ تم فکر نہ کرو تم یہ کام کرو میں تیل بھی دوں گا تمہاری امداد بھی کروں گا۔ اب اُس میں اس کے کچھ اپنے مسائل بھی تھے کہ قادیانیوں نے اس کے خلاف بہت کچھ کیا تھا لیکن ہمارے حضرات کی وہ تحریک جو حضرت بنوری رحمہ اللہ کی قیادت میں تھی اُنہوں نے پہیا جام ہڑتال کا اعلان کیا، بھٹو لاہور آیا شورش کشمیری اور دوسرے قائدین سے ملا کہ ہڑتال نہ کرو آخر میں حضرت بنوری رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی حضرت سے کہا: ہڑتال نہ کرو لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہو جاتا ہے لوگ گاڑیاں جلا دیتے ہیں آپ ہڑتال نہ کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم ہڑتال کر رہے ہیں تیرے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے کہ تو دنیا کو کہہ سکے کہ میں کیا کروں ایک طرف میں ہوں اور دوسری طرف ساری قوم۔ وہ کہنے لگا اچھا کرو لیکن زیادہ توڑ پھوڑ نہ ہو۔ اللہ نے اس سے کام کروانا تھا وہ برسر اقتدار آیا ہی قادیانیوں کے تعاون سے تھا۔ اللہ نے جس طرح فرعون کے گھر موسیٰ کو پالا اور اُنہوں نے فرعون کا تختہ اُلٹا اسی طرح وہ قادیانیوں کے ذریعے اقتدار میں آیا اسی کے ذریعے اُنہیں کافر قرار دیا گیا اللہ اس کا یہ عمل قبول کرلے یہی شاید اس کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔

سوال: 1973ء کا جو آئین بنا ہے وہ سارا مذہب کی حمایت میں آرہا ہے آپ اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟

جواب: وہ تھا سیکولر ذہن کا آدمی کوئی مولوی یا دینی ذہن کا آدمی نہیں تھا لیکن اس سے ہمارے مفتی صاحب اور ہزاروی صاحب نے یہ کام انتہائی دانائی اور فراست سے کروایا تھا۔ جس کی لمبی تفصیل ہے جو یہاں مناسب نہیں۔

سوال: ضیاء الحق صاحب نے مذہبی جماعتوں کو کیا دیا؟

جواب: ضیاء الحق نے وہ کام کئے شاید کوئی بھی نہ کرے۔ باوجود اس کے کہ ضیاء الحق میں بڑی خامیاں تھیں ہم اُس کا بھی اعتراف کرتے ہیں لیکن جو مذہبی اور دینی کام اُس نے کئے نہ اُس سے پہلے کسی نے کئے اور نہ اُس کے بعد کوئی کرے گا۔ یاد رکھو! جب ہماری دو جماعتیں بن گئیں تھیں مولوی فضل الرحمٰن صاحب جیل میں تھے اور اتحاد کی کوشش ہو رہی تھی تو مولانا عبید اللہ انور صاحب کو امیر بنایا گیا اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بنایا گیا جنرل سیکریٹری دونوں جماعتوں کی شوریٰ کو لاہور میں اکٹھا کیا گیا اب اُس میں ہر ایک تقریر کر رہا ہے ضیاء الحق کے خلاف میں بھی بیٹھے سن رہا تھا۔ میں نے حضرت مولانا عبید اللہ انور سے اجازت لی کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی بیان کروں میں نے پھر تصویر کا دوسرا رخ بیان کیا۔ میں نے کہا یہ کوئی انصاف نہیں کہ آدمی کے سارے عیب ذکر کرو عیب بھی ذکر کرو لیکن اگر کوئی خوبی ہو تو وہ بھی ذکر کرو میں نے پھر اس کے قصیدے پڑھے جو اُس کی خوبیاں تھیں مولانا عبید اللہ صاحب اتنے خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے حق ادا کر دیا کیونکہ ساری ٹریفک یک طرفہ چل رہی تھی اُس نے اسلام اور دین کے لئے جو کام کئے یہ اُس کا حصہ تھا۔ بھٹو نے اقلیت قرار دیا اور اس کے بعد ایک پانچ رکنی کمیٹی بنی مفتی محمود صاحب قائد حزب اختلاف تھے 14 اور رکن تھے۔ سن 74 سے لے کر سن 77 تک ایک اجلاس نہ ہوا مفتی صاحب بار بار کہتے رہے کہ وہ

کمیٹی جو بنی ہے آئینی ترمیم کو قانونی شکل دینی ہے آئین نے اسے کافر قرار دیا لیکن وہ اذان دے رہے ہیں، مسجدیں بنوا رہے ہیں۔ وہ کہتے تھے ہم سرکاری کافر ہیں۔ آئینی ترمیم کے بعد جو قانون سازی ہونی تھی وہ 3-4 سال تک نہ ہوئی ضیاء الحق جب آیا اس نے کہا یہ کافر ہیں اذان ہیں دے سکتے، اپنے خلیفہ کو امیر المؤمنین نہیں کہہ سکتے، تبلیغ نہیں کر سکتے، اپنے آپ کو اشارۃً اور کنایۃً مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے، اب یہ جو قانون سازی ہوئی ہے اور آرڈیننس بنا ہے امتناع قادیانیت آرڈیننس یہ ضیاء الحق نے بنایا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ اس آرڈیننس کے بعد مرزا طاہر ملک چھوڑ کر بھاگ گیا اور مرزا طاہر نے بار بار کہا جب تک یہ آرڈیننس ہے میں اس ملک میں نہیں جا سکتا یہ آرڈیننس جو اس نے بنایا ہے آج بھی وہ اگر کوئی تبلیغ کریں تو ہم اس کے خلاف پرچہ کٹوا کر اس کو اندر کروا سکتے ہیں۔ یہ کام اس نے کیا۔ 1980ء میں ضیاء الحق نے حدود آرڈیننس جاری کیا تھا اس کی خوشی میں 12 ربیع الاول کو جلوس نکلنا تھا مفتی صاحب نے قیادت کرنی تھی میں پہنچ گیا مفتی صاحب محراب میں بیٹھے تھے میں پھلانگتے پھلانگتے محراب میں جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: حضرت مفتی صاحب اس وقت آپ کا اور ضیاء الحق کا بڑا گہرا تعلق ہے اس سے کچھ قادیانیوں کے متعلق کام کروالو۔ مفتی صاحب نے قلم اور ڈائری نکالی اور کہا بتاؤ کیا کیا کام ہیں۔ میں نے کہا ربوہ کا نام بدلو وغیرہ۔ جب میں نے کہا قادیانی کا قرآن اس کے ترجمہ میں بڑی تحریف ہے اس پر پابندی لگاؤ، مفتی صاحب نے قلم روک لیا باقی میرے مطالبے لکھے اور یہ نہ لکھا اور کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کل آپ کہیں گے شیعوں کے قرآن کے ترجمہ پر پابندی لگاؤ ان کے ہاں بڑا کفر ہے۔ پھر آپ بریلویوں کے بارے میں کہیں گے۔ میں نے کہا حضرت بڑا فرق ہے قادیانی آئینی طور پر کافر ہیں، حکومت آئینی طور پر کافر ہیں، حکومت آئین میں ترمیم کر کے ان کو کافر مان چکی ہے لہٰذا ان کو حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی مرضی کا ترجمہ کریں حضرت نے فرمایا لو یہ بھی کوئی بات ہے۔ تم کسی وکیل سے پوچھ کر مجھے بتاؤ ہمارے مفتی صاحب قائد اور عالم ہیں لیکن ان کا ذہن نہیں مان رہا کہ اس ترجمہ پر پابندی کیسے لگے۔ ایک علماء کنونشن میں مجھے بلوایا ایک طرف مرزا محمود کا ترجمہ اور دوسری طرف صحیح ترجمہ میں نے تقریر کی وہ تقریر چھپی ہوئی ہے الحمدللہ ایسی تقریف ہوئی کہ پورے علماء کنونشن نے مجھے کہا کہ آپ نے فرض کفایہ ادا کیا۔ ایک اہل حدیث مولوی کہنے لگا پہلے آپ فاتح ربوہ تھے آج فاتح کنونشن۔ میں نے وہ قرآن دیا کہ اس کا غلط ترجمہ ہے اور اس کے ساتھ مذہبی امور کا سرٹیفکیٹ لگا ہوا ہے وہ سرٹیفکیٹ ہوتا تو قرآن کے الفاظ کے لئے لیکن اگر ترجمہ والا ہے تو اس کے ساتھ بھی لگا ہے میں نے کہا یہ تمہاری حکومت کا سرٹیفکیٹ ہے کہ یہ صحیح ہے یہ کفر پھیل رہا ہے۔ اس نے مجھ سے وہ لے لیا مجھے کہا آپ بعد میں مجھے ملیں بعد میں اس نے اس پر پابندی لگوادی۔ مفتی صاحب ذہنی طور پر تیار نہیں تھے پھر میں نے اس کو تفسیر صغیر دی اس پر پابندی لگوائی پھر میں نے اس کو انگلش ترجمہ دیا مولوی شیر علی کا اس پر پابندی لگائی۔ جب اس ترجمہ پر پابندی لگی تو پوری دنیا سے قادیانیوں نے خطوط بھیجے، فیکس بھیجے، راجہ ظفر الحق اس وقت وزیر مذہبی امور تھا اس نے کہا آپ نے کام تو کروا لیا اب اس کو سنبھالو پوری دنیا سے خطوط آرہے ہیں کہ شیعوں کے قرآن کا ترجمہ ہے اس پر تم پابندی نہیں لگوائی، میرا مقصد یہ ہے کہ ضیاء الحق میں خامیاں تھیں لیکن خامیوں کے ساتھ جو خوبیاں تھیں وہ بھی دیکھو، شریعت کورٹ اس نے بنوائی لڑلڑ کر مولانا ازہری، مولانا عبدالقدوس ہاشمی، قاضی حسین احمد کے بڑے بھائی تھے۔ فاضل دیوبند، پہلے وہ جج مقرر ہوئے۔ اس کے بڑے بھائی ہیں ایک چھوٹا بھائی عبدالصبور وہ مکہ مکرمہ جامعہ ام القریٰ کا لائبریرین تھا ججوں کے ساتھ لڑلڑ کر وہ جج نہیں چاہتے تھے کہ مولوی ہمارے ساتھ بیٹھیں اس نے مولوی تقی کو رکھا یہ کام تو اس نے کیے ہیں اللہ رب العالمین قبول کرے۔ خامیاں بھی تھیں لیکن خامیاں کس کے اندر نہیں ہیں، ہمارے اندر خامیاں نہیں ہیں؟ خامیوں کے لے کر چلو اور خوبیوں کو چھوڑ دو یہ کوئی انصاف تو نہیں ہے۔

سوال: ربوہ کا نام تبدیل کروانے میں اصل محرک کون ہے؟

جواب: اصل محرک یہ خادم ہے اور کوئی محرک نہیں۔

☆☆☆☆